Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ ۱۰ صلح ۱۳۵۳ھش ۱۰ جنوری ۱۹۷۴ء | نمبر ۷

## ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# دفاعِ اسلام کا کام سب کاموں پر مقدم ہے

## اگر ہم غفلت کریں تو خدا اور رسولؐ کے گنہگار ہوں گے

"بیشک یہ کام بہت ہی بڑا ہے جس نے پادری صاحبوں کی شصت سالہ کارروائی کو خاک میں ملا دینا ہے لیکن اہلِ ہمّت کو خدا مدد دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص اس کے دین کی مدد کرے وہ خود اس کا مددگار ہوتا ہے اور اس کی عمر بھی زیادہ کر دیتا ہے۔

اے بزرگو! یہ وہ زمانہ ہے جس میں وہی دین اور دینوں پر غالب ہوگا جو اپنی ذاتی قوّت سے اپنی عظمت دکھا دے۔ پس جیسا کہ ہمارے مخالفوں (عیسائی پادریوں) نے ہزاروں اعتراض کر کے یہ ارادہ کیا ہے کہ اسلام کے نورانی اور خوبصورت چہرے کو بدشکل اور مکروہ ظاہر کریں ایسا ہی ہماری تمام کوششیں اِسی کام کے لئے ہونی چاہئیں کہ اس پاک دین کی کمال درجہ کی خوبصورتی اور بے عیب اور معصوم ہونا بپایۂ ثبوت پہنچا دیں۔ یقیناً سمجھو کہ گمراہوں کی حقیقی اور واقعی خیر خواہی اِسی میں ہے کہ ہم جھوٹے اور ذلیل اعتراضات کی غلطیوں پر ان کو مطلع کریں اور انکو دکھلاویں کہ اسلام کا چہرہ کیسا نورانی، کیسا مبارک، اور کیسا ہر ایک داغ سے پاک ہے۔ ہمارا کام جو ہمیں ضرور ہی کرنا چاہیئے وہ یہی ہے کہ یہ دجل اور افترا جس کے ذریعہ سے قوموں کو اسلام کی نسبت بدظن کیا گیا ہے اس کو جڑ سے اُکھاڑ دیں۔ یہ کام سب کاموں پر مقدّم ہے جس میں اگر ہم غفلت کریں تو خدا اور رسولؐ کے گنہگار ہوں گے۔

سچّی ہمدردی اسلام کی اور سچّی محبّت رسول کریمؐ کی اِسی میں ہے کہ ہم ان افتراؤں سے اپنے مولیٰ و سیّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا دامن پاک ثابت کر کے دکھلائیں۔"

(البلاغ یا فریادِ درد)

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے لیکن انفلوئنزا کا کچھ اثر ابھی چل رہا ہے"

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۹ صلح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ شدید سردرد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترم جمعدار فضل الدین صاحب جو پہلے ربوہ میں رہائش پذیر تھے لاہور سے اپنے تازہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ وہ بینائی سے بالکل محروم ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹروں نے بظاہر لاعلاج قرار دے دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ میں سب قدرت ہے آپ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا کرے اور آنکھوں میں بینائی عود کر آئے۔ آمین

## نمایاں کامیابی

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے دو طلباء عزیزان شمس الحق طیّب دہم و محمد اشرف ہشتم علی الترتیب ضلع جھنگ کے اردو مباحثہ میں اوّل و دوم قرار پائے۔ مباحثہ زیرِ بحث کا موضوع تھا "موجودہ دَور انتہائی ترقی کا دَور ہے"۔ اِس طرح ہمارے سکول کی ٹیم اوّل قرار پائی۔ احبابِ جماعت سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس کامیابی کو ان طلباء اور سکول کے لئے بابرکت بنائے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

## شاندار خدمات

سالٹ پانڈ (غانا) کے سینتالیسویں جلسہ سالانہ میں ۵ جنوری ۱۹۷۴ء کو کمشنر برائے تعلیم مسٹر COL. P. K. NKEGBE نے فرمایا:-

"غانا کی قومی کونسل بہت ہی شکرگزار ہے کہ جماعتِ احمدیہ ایک لمبے عرصہ سے ملک کی اقتصادی اور معاشرتی ترقی کے لئے مفید کام کر رہی ہے۔ جماعتِ احمدیہ ملک کے عوام کی طبّی، تعلیمی اور روحانی میدانوں میں جو شاندار خدمات بجا لا رہی ہے ان سے لوگ متعارف ہیں اور وہ شکریہ کی مستحق ہیں۔"

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد۔ پرنٹر:- سیّد عبدالحی۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ماہ صلح ۱۳۵۳ھ

# نئی رحمتوں اور نئی برکتوں کا ایک نیا دروازہ

امسال ہمارا مقدس و بابرکت للٰہی جلسۂ سالانہ ہمیں ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرنے کا ہی موجب نہیں بنا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص کے ماتحت ہمارے لئے نئی رحمتوں اور نئی برکتوں کا ایک نیا دروازہ کھولنے کا بھی باعث ثابت ہوا ہے. اس نے ہمارے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق نیز ہمارے جذبۂ خدمت و فدائیت اور جذبۂ قربانی و ایثار کے حق میں مہمیز کا کام دے کر ہمیں اشاعت و غلبۂ اسلام کی ایک نئی اور پہلے سے عظیم تر جد و جہد کے لئے تیار کیا ہے اور اس طرح اور اس نے اعلیٰ درجہ کے عظیم تر انعاموں کا حصول ہمارے لئے ممکن کر دکھایا ہے۔ اِس عظیم تر جد و جہد اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے انعاموں کا سلسلہ قیام جماعت کی پہلی یعنی موجودہ صدی کے اختتام تک ہی نہیں بلکہ آئندہ صدی میں بھی جاری رہے گا اور ہم ہی نہیں بلکہ ہماری آئندہ نسلیں بھی اِس نئی اور عظیم تر جد و جہد میں حصہ لینے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے نئے اور عظیم تر انعاموں کی وارث بنتی چلی جائیں گی۔ اِس لحاظ سے ہمارے اکیاسی واں جلسہ سالانہ (جو ۲۶ر دسمبر سے ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۳ء تک جاری رہا) غیر معمولی ہی نہیں بلکہ تاریخ ساز عظمت و اہمیت کا حامل تھا اور اس کی یہ تاریخی عظمت و اہمیت اپنے انقلاب انگیز اثرات کی وجہ سے ہمیشہ مسلّم رہے گی۔

نئی رحمتوں اور نئی برکتوں کا نیا دروازہ جسے ہمارا اکیاسی واں جلسۂ سالانہ کھولنے کا موجب ہوا ہے اشاعت و غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو تیز سے تیز تر اور وسیع سے وسیع تر کرنے والا وہ عظیم منصوبہ ہے جس کا اعلان اِس تاریخی جلسہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ہے۔ اِس عظیم اور ہمہ گیر منصوبہ کی وجہ سے ہمارے لئے عزم و ہمت، جہد و عمل اور افضال و انعامات کے حصول کی یکسر نئی راہیں کھل گئی ہیں۔ اِس نئی جد و جہد کا آغاز ۱۸۸۹ء میں قیامِ جماعت کے وقت سے ایک صدی کے دوران نازل ہونیوالی غیر معمولی رحمتوں اور برکتوں پر حمد اور عزم کے عملی اظہار کی شکل میں جشنِ صد سالہ منانے کی تیاریوں سے ہوا ہے۔ حمد اور عزم کے عملی اظہار کی شکل میں یہ تیاری سولہ سال تک جاری رہے گی کیونکہ قیام جماعت پر ایک صدی کے پورا ہونے میں صرف سولہ سال باقی رہ گئے ہیں۔ حمد اور عزم کے عملی اظہار کی شکل میں منائے جانے والے اس جشن کے ساتھ ہم غلبۂ اسلام کی آسمانی جد و جہد کی دوسری صدی میں نئے عزم، نئے جوش اور نئے ولولہ کے ساتھ داخل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ماتحت جو بفضل اللہ تعالیٰ اوّل دن سے ہمیں حاصل ہے۔ غلبۂ اسلام کی آخری منزل کی طرف برق رفتاری سے بڑھتے چلے جائیں گے. اس طرح ہمارے ارادوں، ہمارے عزائم اور ہمارے حوصلوں نیز ہماری عظیم تر جد و جہد کی گہرائی و گیرائی اور رفعت و بلندی کی نئی حدود ابھی سے متعین کر دی گئی ہیں۔ قربانی و ایثار اور حسنِ عمل و حسنِ کردار کی ایک نئی روح ہم میں پھونکی گئی ہے جو انشاء اللہ العزیز ہمیں ایک نئی زندگی سے ہمکنار کر کے غلبۂ اسلام کی آخری اور انتہائی منزل کے قریب تر کرتی چلی جائے گی اور اِس طرح اگلی صدی کے دوران ہمیں منزلِ مقصود تک پہنچانے کا موجب بنے گی۔

آج سے قریباً اسّی سال قبل یعنی انیسویں صدی کے اواخر میں عیسائی پادریوں اور منّادوں نے بڑے طمطراق سے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اگلی صدی (بیسویں صدی عیسوی) عیسائیت کے غلبہ کی صدی ہوگی، اُس صدی میں عیسائیت ساری دنیا پہ چھا جائے گی، "خداوند یسوع مسیح" اپنے شاگردوں کی شکل میں خاص حرم کعبہ میں داخل ہوگا جہاں بلا روک ٹوک اس کے نام کی منادی کی جائے گی، یہ وہ وقت ہوگا کہ جب دنیا میں کوئی مسلمان ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گا (حوالہ کے لئے دیکھیں کتب "بیروز لیکچرز" و "خط نشریاگو") —— وہ خدا جس نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمانے کے بعد آپ سے یہ پیشگوئی کرائی تھی کہ:-

"قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کُند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد رُوحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

ہاں اُسی واحد و یگانہ اور قادر و توانا خدا نے بیسویں صدی شروع ہوتے ہی کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دکھایا۔ بیسویں صدی میں عیسائیت کا غالب آنا تو کجا خود یورپ اور دوسرے مغربی ممالک میں اس کی صف لپیٹ دی گئی۔ عیسائیت کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کے خواب مٹی میں ملے بغیر نہ رہے۔ اسکے بالمقابل بیسویں صدی میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم زور پکڑتی اور تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی اور اسلام مشرق و مغرب کے ان ممالک میں جنہیں عیسائیت کا گڑھ تصور کیا جاتا تھا پھیلنا شروع ہو کر اپنے حلقۂ اثر کو وسیع سے وسیع تر کرتا چلا گیا۔ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتائیدِ توفیقِ الٰہی غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کی غرض سے کروڑوں روپے کے نئے اور عظیم تر منصوبہ کا اعلان اِس حال میں فرمایا ہے کہ مغرب میں عیسائیت کی صف لپیٹی جا چکی ہے اور اسلام کو وہاں زبردست اثر و نفوذ حاصل ہو چکا ہے۔ اِس نئے منصوبہ کے طفیل جس کا اعلان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اکیاسی ویں جلسۂ سالانہ کے موقع پر فرمایا ہے ہم قیامِ جماعت پر ایک صدی گزرنے کے بعد دوسری صدی میں داخل ہونے کی تیاریوں میں مصروف ہو چکے ہیں۔ یہ عظیم منصوبہ آئینہ دار ہے اِس خدائی تقدیر کا کہ انشاء اللہ العزیز دوسری صدی اسلام کے کامل اور حقیقی غلبہ کی صدی ہوگی اور دُنیا بچشم خود دیکھ لے گی کہ سب ملّتیں ہلاک ہو چکی ہیں مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ چکے ہیں مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹا اور نہ کُند ہوا جب تک کہ اس نے دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دیا۔

سو الحمد للہ ہمارا اکیاسی واں جلسۂ سالانہ قیامِ جماعت کی دوسری صدی میں حمد اور عزم کے ساتھ داخل ہونے کی تیاریوں کا آغاز کرنے کا موجب ثابت ہو کر ہمارے لئے اور ہماری آئندہ نسلوں کے لئے نئی رحمتوں اور نئی برکتوں کا ایک نیا دروازہ کھولنے کا موجب بنا ہے۔ اِن نئی رحمتوں اور اِن نئی برکتوں سے بہرہ ور ہونے اور ہوتے چلے جانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی کمرِ ہمت کس لیں اور اُن نئی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے جو ہم پر عائد ہونے والی ہیں پوری طرح مستعد ہو جائیں۔ نیا دروازہ کھلنے کے نتیجہ میں نئی برکتیں اور نئی رحمتیں ہماری طرف دوڑی آ رہی ہیں۔ ان سے وُہی متمتع ہوں گے جو حمد اور عزم کے عملی اظہار کے ذریعہ ان کا شایانِ شان استقبال کرنے کی اہلیت اپنے اندر پیدا کر دکھائیں گے۔

## قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اطلاع

قائدین کرام کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ لائحہ عمل کے مطابق ماہ رواں (صلح ۱۳۵۳ھ) میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "روئیداد جلسہ دعا" کا امتحان ہوگا۔ یہ کتاب جلد از جلد مرکز سے مطلوبہ تعداد میں حاصل کر کے خدام تک پہنچا دیں تاکہ وہ مطالعہ کر کے بروقت امتحان دے سکیں۔ کوشش کریں کہ تمام خدام اِس امتحان میں شامل ہوں۔ امتحان لیکر مرکز کو نتائج سے مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلام ایک زندہ مذہب ہے

حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی

۲۷ دسمبر ۱۹۶۳ء کو جلسہ سالانہ (خواتین) جماعت احمدیہ کے پہلے اجلاس میں حضرت سیدہ مہر آپا مدظلہا العالی نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

الحمد للہ کہ ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو اکٹھا کیا اور باہم ملایا۔ اور ہزاروں سلام اور درود اس محسن پر۔ اس ہادیٔ زمان پر جس کی برکت سے یہ تمام تر روحانی چہل پہل اور رونقیں وجود میں آئیں۔ خدا تعالیٰ اس انعام اور سلسلہ کو ہمیشہ جاری و ساری رکھے۔ یہ نعمت ہم میں ابد الآباد تک قائم رکھے۔

میری آج کی تقریر کا موضوع ہے۔ "اسلام ایک زندہ مذہب ہے" یہ عنوان بلاشبہ اپنی ذات میں نہایت وسیع اور جامع ہے میری کم مایہ گی اس پر کچھ عبور نہیں پاسکتی تاہم عطا کئے ہوئے ان محدود لمحوں میں اس کا صرف ایک خاکہ پیش کرنے کی کوشش کروں گی۔

مغرب کی مادی تہذیب کے زہریلے اثرات جنہوں نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اس قدر وسیع اور ہمہ گیر ہیں کہ مذہب اور مذہب سے تعلق رکھنے والی ہر چیز کو انکار اور استحقار کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

مذہب کا مرکزی نقطہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے لیکن اس کو انسانی دماغ کی اختراع قرار دیا جاتا ہے اور یہ کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی جاتی کہ انسان نے زمانۂ جاہلیت میں مختلف دیوتاؤں کے تصور کی طرح خدا تعالیٰ کے تصور کو بھی اپنا لیا لیکن کمزور اور بے حقیقت۔ انسان کس قدر کوتاہ بین ہے وہ یہ خیال نہیں کرتا کہ ہستی باری تعالیٰ کے عقیدہ کا خمیر خود انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے جیسا کہ آیات کریمہ وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ - وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ - (ذاریات آیات ۲۱، ۲۲) اس حقیقت پر شاہد ہیں اور اگر غور کیا جائے تو حق بات یہی ہے کہ انسان کا اپنا وجود خود ہی خدا تعالیٰ کی ذات کی سب سے بڑی شہادت اور سب سے بڑی دلیل ہے۔

مذہب کے معنی راستہ کے ہیں جس کے ذریعہ انسان اپنی منزل مقصود پر پہنچتا ہے اور منزل مقصود کو حاصل کرنے کیلئے انسان لازماً کوئی نہ کوئی راستہ اختیار کرتا ہے اور مذہب اس طریق کار کو کہتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے خود اپنے بندوں کیلئے الہام کے ذریعہ مقرر فرمایا ہو جسے اختیار کرنے سے انسان کو دونوں جہانوں کی فلاح و بہبود میسر آجائے۔

زندہ و تابندہ اور زندہ جاوید لاریب وہی مذہب ہے جو خدا کا ہو اور اپنی خصوصیات میں اکمل ہو اور اسلام ایسا مذہب ہے جو مقصد اعلیٰ کے حصول کیلئے کوئی خلاف فطرت پابندی نہیں لگاتا نہ طبعی جذبات کو کچلنے کی تلقین کرتا ہے بلکہ اسلام کہتا ہے کہ طبعی جذبات کو نقطۂ اعتدال پر لاکر انسان کو حقیقی انسان بنایا جائے اور ایک باخدا انسان بنایا جائے جو خالق کے حقوق بھی ادا کرنے والا ہو۔ مخلوق کے حقوق بھی ادا کرنے والا ہو اور نفس کے حقوق بھی ادا کرنے والا ہو اور جملہ مذاہب عالم میں سے صرف اور صرف اسلام ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ پوری تفصیل سے یہ بتاتا ہے کہ خالق کے کیا حقوق ہیں۔ مخلوق کے کیا حقوق ہیں اور ان کو بجا لانے کا طریق کار کیا ہے۔ باقی تمام مذاہب ان معنوں میں بالکل کورے ہیں وہ انسان کو انسانی فطرت کے خلاف چلا کر خالق کے حصول کا طریق بتاتے ہیں۔ جیسے ہندوؤں میں گیان حاصل کرنے کے لئے تارک الدنیا ہونا ضروری ہے اور یہ خلاف فطرت ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ تم دنیا میں رہو۔ دنیا سے تعلق رکھو۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا احترام کرو۔ اسلام نفس کشی اور تارک الدنیا ہونے کی مخالفت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فطرت کے مطابق رہتے ہوئے اپنے اعمال کا محاسبہ کرو اور اس طریق کار سے وہ اپنے مقصود اعلیٰ کے حصول کی تلقین کرتا ہے یہ اسلام ہی کا کمال ہے کہ اگر آج بھی کسی اور مذہب سے کسی مثالی انسان کی صفات کے متعلق سوال کیا جائے تو وہ تقریباً وہی صفات بیان کرے گا جو اسلام نے بیان کی ہیں۔

اسلام اخلاق فاضلہ پر بہت زور دیتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ میری بعثت کی غرض ہی یہی ہے کہ میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کروں۔

"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ"

(مسند احمد بن حنبل)

سو یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جس طرح اخلاق حسنہ کی تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے تاریخ عالم میں اس کی نظیر نہیں ملتی اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ" یعنی آپ نے تمام مکارم اخلاق کو ایسے کمال تک پہنچا دیا کہ اس کے بعد مزید کوئی درجہ متصور نہیں ہو سکتا اور قرآن کریم میں آپ کے طریق کار کو اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا کیونکہ تمام انبیاء میں یہ خصوصیت صرف آپ کو ہی حاصل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یتیمی سے لے کر بادشاہت تک آپ کو ہر قسم کے حالات میں سے گزارا تاکہ آپ ان اخلاق میں بھی لوگوں کے لئے نمونہ بنیں جو مصائب میں ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پھر ان اخلاق میں بھی کامل نمونہ بنیں جو کامیابیوں، کامرانیوں اور فتح یابیوں کے وقت ظاہر ہوا کرتی ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کے سوا کوئی نبی بھی کامل نمونہ نہیں کیونکہ آپ کے سوا کسی نبی کو بھی ایسے حالات میں گزرنا نہیں پڑا جن حالات میں سے آپ کو گزرنا پڑا۔

اسلام کے نزدیک اخلاق فاضلہ طبعی جذبات کو صحیح رنگ میں استعمال کرنے کا نام ہے اور اس کی اصل تعلیم کا مقصد یہی ہے کہ یہی ذریعہ انسان طبعی حالتوں سے اخلاقی حالتوں تک پہنچیں اور پھر یہ اخلاقی تدریجی ترقی کے انتہائی مدارج طے کرتے ہوئے روحانیت کی ناپید کنار فضاؤں میں سرگرم پرواز ہو جائیں یہ بات سوائے اسلام کے کہیں اور نظر نہیں آتی اور دل یہ گواہی دینے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔

اسلام توحید پرستی کا حکم دیتا ہے۔ اسلام حق گوئی کا حکم دیتا ہے۔ اسلام ایفائے عہد کا حکم دیتا ہے اسلام امانت کا حکم دیتا ہے۔ اسلام عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے۔ اسلام ایثار کا حکم دیتا ہے اسلام تواضع کا حکم دیتا ہے۔ اسلام صبر کا حکم دیتا ہے اسلام شکر کا حکم دیتا ہے۔ اسلام استقامت کا حکم دیتا ہے۔ اسلام حسن ظن کا حکم دیتا ہے اسلام عفو و درگزر کا حکم دیتا ہے۔ اسلام پاکدامنی کا حکم دیتا ہے۔ اسلام غض بصر کا حکم دیتا ہے اسلام غربا پروری اور ان کی خبرگیری کا حکم دیتا ہے۔ اسلام مہمان نوازی کا حکم دیتا ہے۔ اسلام باہمی تعاون کا حکم دیتا ہے اسلام والدین۔ رشتہ داروں۔ پڑوسیوں اور ماتحتوں حتیٰ کہ تمام بنی نوع انسان سے حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔ پھر اسلام ہی وہ مذہب ہے جو غصہ پر قابو پانے کا حکم دیتا ہے۔ خوش کلامی کا حکم دیتا ہے۔ صفائی کا حکم دیتا ہے نیکی اور نیک کاموں میں مسابقت کا حکم دیتا ہے اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے شرک، بدعت سے احتراز کا حکم دیا۔ چغلی، جھوٹ۔ بدگمانی۔ بہتان طرازی۔ غیبت۔ تحقیر و تمسخر اور ہر قسم کی ایذا رسانی سے منع فرمایا۔ پھر اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے رنگ و نسل کے امتیاز اور ذات پات کی تفریق کے مٹا دینے کا حکم دیا اور ریاکاری۔ فضول خرچی۔ چوری۔ بے حیائی۔ بے پردگی۔ بغض و عناد۔ کینہ و حسد اور فرعونیت سے منع فرمایا۔

میری محترم بہنو! آپ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام مذاہب کھنگال ڈالیں آپ کو اس قسم کی خصوصیات اور ان گنت اور بے شمار خوبیوں کا حامل کوئی مذہب اسلام کے سوا نہیں ملے گا۔ مخالفین اسلام اپنی نادانی سے یہ اعتراض بھی کرتا ہے کہ جب تمہارے نزدیک اسلام اس قدر خصوصیات کا حامل ہے اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو تمہارے نزدیک خدا تک لے جاتا ہے تو پھر ابتلاء و آزمائش اسلام کے لئے کیسے درکار ہو سکتی ہے وہ یہ نہیں جانتا کہ ابتلاء و آزمائش کے بغیر خفتہ استعدادیں اور خوبیاں ظاہر نہیں ہو سکتیں انسان نہ مادی ترقی کر سکتا ہے نہ روحانی اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ"

تمہارا مختلف طریق پر امتحان لیا جائے گا اگر تم امتحان میں کامیاب رہے اور تمہارے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی تو تم پر رحمت و برکت کا نزول ہوگا۔ اور پھر فرمایا۔

"ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ"

دنیا میں مشکلات آیا ہی کرتی ہیں تم ان مشکلات سے مت گھبراؤ۔ بلکہ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ تمہارے دکھ درد کو سکھ اور سکون سے اور تمہاری ناکامیوں کو کامیابیوں میں بدل دیا جائے گا۔

یہ آیات قرآنیہ بتاتی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاء اور آزمائش لازمی ہیں لیکن یہ بات بھی ہمارے ذہن نشین ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدوں پر ابتلا اس لئے نہیں آتے کہ وہ ہلاک ہو جائیں بلکہ ان پر اس لئے آزمائش اور ابتلا آتے ہیں کہ دنیا یہ دیکھے اور غور کرے کہ خدا تعالیٰ کے یہ برگزیدہ خطرناک سے خطرناک حالات میں کس طرح محفوظ و مامون رہتے ہیں اور پھر یہ ابتلاء اس لئے بھی آتے ہیں کہ وہ لوگوں کیلئے زندہ نشانیں ہوں ان کے اخلاق حسنہ مثلاً ان کا صبر و استقلال اور ان کا یقین و توکل ان کی رہنمائی کا موجب بنیں اور پھر یہ امتحان اس لئے بھی آتے ہیں کہ آرام و راحت کی قدر و قیمت معلوم ہو۔ انسان اپنی حقیقت سے آگاہ ہو اور وہ عاجزانہ راہیں اختیار کرے۔ پھر ابتلاء اس لئے بھی آتے ہیں کہ قبولیت دعا کا نشان ظاہر ہو اور وعدہ تعالیٰ کی اس نصرت اور انعام کو دیکھ کر مومن کا ایمان بڑھے اور فی الحقیقت ہدایت پائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس دنیا میں جہاں ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے وہاں ان کے تدارک کیلئے خدا تعالیٰ نے دعا کا خوبصورت حربہ بھی عطا کر دیا ہے جس کے ذریعہ بڑی بڑی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔

پھر اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس نے دعا کا حربہ بتا کر دعا کرنے کے آداب بھی سکھائے جن کو ملحوظ رکھے بغیر دعا ممکن نہیں ہو سکتی۔ اور ان آداب کو اختیار کرنے پر زور دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔ اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو۔ اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان تو ایسا مت کر تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے؟ کہ وہ تیرے کام میں عاجز آ جائے گا۔"

اسلامی تعلیم یہ کہتی ہے کہ حصول مقصد کے لئے انسان کما حقہ محنت کرے لیکن اس محنت پر بھروسہ نہ کرے۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔ اور وہ دعا کرے لیکن دعا پر بھروسہ نہ کرے بلکہ وہ اس رب العٰلمین پر ہی کامل توکل کرے جو کہ اصل مالک ہے اور تمام تر فضل اس مالک کے ہاتھ میں ہی ہے۔

مذہب۔ ایسا راستہ ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے اور اسلامی تعلیم کا انتہائی مقصد یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کا وصال حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے وصال کے لئے انسان میں یہ ضروری ہے کہ اس کے تمام تر اعمال اور عقائد اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت کے مطابق ہوں وہ معرفت الٰہی سے متعلق وسیع معلومات کا حامل ہو متقی ہو اور اپنے تمام تر وجود سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اطاعت میں سرشار ہو اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان و مال وقت اور عزت وغیرہ ہر چیز کی قربانی کرنے والا ہو وہ امام وقت کی کامل اتباع کرے اور اسکے بتائے ہوئے طریق کے مطابق تمام تر مجاہدات بجا لائے اور مسلسل دعاؤں کے ساتھ یقین کامل رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے افضال برکات اور رحمتوں کا طالب رہے۔

اسلام ایک کامل مذہب ہے اس کا بھیجنے والا بھی کامل ہے۔ اس کا لانے والا بھی کامل ہے اس کی تعلیم اور اس کی تاثیر بھی کامل ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے حقیقی دین صرف اور صرف اسلام کو ہی قرار دیا ہے جیسے فرمایا:-

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں نہ صرف گزشتہ مذاہب کی اچھی باتیں ہی جمع ہیں بلکہ یہ جدید ضرورتوں پر بھی مشتمل ہے۔ اس کی الہامی کتاب ابتداء سے لے کر آج تک اسی طرح محفوظ چلی آتی ہے جس طرح کہ پیغمبر اسلام کے زمانہ میں محفوظ تھی دوسرے تمام مذاہب کا دائرہ عمل خاص قوموں اور خاص زمانوں تک محدود تھا لیکن اسلام کا دائرہ عمل سب قوموں اور سب زمانوں پر محیط ہے اور پھر یہ وہ موعود زندہ اور عالمگیر مذہب ہے جس کے متعلق گزشتہ انبیاء علیہم السلام۔ پیشگوئیاں کرتے رہے

میری محترم بہنو! آپ تمام اکناف عالم پر نظر دوڑایئے اور دیکھئے کہ اسلام کے سوا تمام مذاہب بگڑ چکے ہیں اور اب ان کی حالت ایک اجڑے ہوئے اس باغ کی ہے جس کی آبیاری کرنے والا کوئی نہ ہو لیکن اسلام کا سرسبز و شاداب باغ اپنے بہترین ثمرات کے ساتھ برابر اس بات کا ثبوت دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نگہداشت فرما رہا ہے۔ جس طرح پہلے وہ اس کی آبیاری کے سامان کرتا رہا اب بھی وہ اس کی آبیاری کر رہا ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا کسی مذہب کی حقیقت کو محسوس کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دیکھا جائے کہ اس کی تعلیم کیسی ہے۔ اور پھر اس کے ثمرات کیسے ہیں؟ اور ان دونوں باتوں میں اسلام کو ہی صرف یہ امتیازی خصوصیت حاصل ہے کہ اس کی تعلیم بھی بے نظیر ہے اور اس کے ثمرات بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ مثلاً اسلام کے ذریعہ انسانی استعدادیں اپنے کمال کو پہنچتی ہیں اور اسلام ہی کے ذریعہ صحیح عقائد اور عمل صالحہ کی توفیق ملتی ہے عرفان الٰہی کی نعمت میسر آتی ہے اللہ تعالیٰ کی ہمکلامی کا شرف حاصل ہوتا ہے امور غیبیہ کی حقیقت کا علم ہوتا ہے دعائیں قبول ہوتی ہیں خوارق معجزات کی نعمت ملتی ہے انسان تمام انبیاء کے کمالات کو حاصل کر لیتا ہے۔

اس کی بدیاں نیکیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں دونوں جہان میں نصرت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب ملتا ہے اور وہ اس کا محبوب بن جاتا ہے اور اسلام ہی کے ذریعہ انسان لازوال نعمتوں دائمی لذتوں اور ابدی راحتوں کا حامل ہو جاتا ہے۔ بلاشبہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو بیشمار خوبیوں بے شمار صفات کا حامل ہے اور زندہ مذہب ہے جس کے فیضان جاری و ساری ہیں اور ہمیشہ جاری و ساری رہیں گے

توحید الٰہی جس پر انسانی زندگی کا دارومدار ہے اسکا کامل اور حقیقی علم آج اسلام اور صرف اسلام ہی کے ذریعہ ہمیں نصیب ہوا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود ہستی کو کامل شانِ الوہیت کے ساتھ پیش کرنے والا مذہب آج اکناف عالم میں اسلام کے سوا اور کوئی نہیں مذہب اسلام ایک آئینہ خدانما ہے جس کی کامل تعلیم انسان کو نہ صرف بااخلاق انسان بناتی ہے بلکہ بااخلاق انسان سے باخدا انسان بنا دیتی ہے۔

اسلام کی الہامی کتاب قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اس خوبصورت صحیفہ میں کوئی بھی آیت ایسی نہیں جس میں توحید کا دعویٰ اور پھر اس کے لئے دلائل موجود نہ ہوں

دنیا میں صرف قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جس نے شرک اور دہریت کے باطل عقائد کو پاش پاش کر کے پرچم توحید کو سارے اکناف عالم میں لہرا دیا۔

قرآن شریف کی پہلی سورۃ فاتحہ کو ہی دیکھیں یہ سورۃ نہ تو بائبل کی ابتداء کی طرح گیت سنا کر مشرکانہ داستان میں دلچسپی پیدا کرتی ہے نہ ہی تورات کے پہلے باب کی طرح اندھیرے اجالے کی داستان چھیڑتی ہے۔ اور نہ ہی انجیل کے حضرت آغاز کی طرح خداوند یسوع کا نسب نامہ بیان کر کے خدا کو انسانوں میں سے قرار دیتی ہے بلکہ وہ اپنی ابتداء ہی میں اللہ تعالیٰ کی بے نظیر ہستی کا الحمد للہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین کی آیات سے اعلان کرتی ہے اور اسے یہ شرف اور یہ امتیاز صرف اور صرف اسلام کی اس الہامی کتاب قرآن کریم ہی کو حاصل ہے۔

غرض! زندہ جاوید مذہب خدا نما مذہب اپنی خصوصیات میں کامل واکمل مذہب جس کا بھیجنے والا کامل جس کی تعلیم کامل، جس کی تاثیر کامل اور حضرت کے مطابق راہ دکھانے والا توحید پرستی کا حکم دینے والا خدا تعالیٰ سے ملانے والا عالمگیر مذہب مذہب اسلام ہی ہے جو ہمیشہ زندہ و تابندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے نام کو بلند و بالا رکھنے کے لئے اس کی توحید کا پرچار کرنے کے لئے۔ اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم عاشقان اسلام کے نام اور آپ کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے اس کے برگزیدہ اور خلفاء کرام کا سلسلہ جاری ہے اور انشاء اللہ اس طرح جاری و ساری رہے گا اور اس طرح پر اسلام کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ ہمیشہ چمکتا رہے گا۔

(دعا)

آیئے! اب اس آئینہ حق نما نور خدا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور پھر آپ کے بروز مہدی آخر الزمان ہاں! ثریا سے پھر ایمان لانے والے اور اس خوبصورت چہرہ کو پھر سے دکھانے والے محسن پر۔ ہزاروں ہزار درود و سلام بھیجتے ہوئے ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صحیح معنوں میں علمبردار سچی خادمات بنائے کیونکہ دعا ہی وہ اصل ہے جس کے بغیر ہم قطعی بے معنی ہیں۔ دعا ہی وہ تخم ہے جس کے بونے والا کبھی خسارہ میں نہیں رہتا اور دعا ہی وہ پودا ہے جو کبھی بے ثمر نہیں ہوتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایمان کی دولت سے مالا مال کرنے نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت اور پھر آپ کے خلفاء کرام کی محبت کے چراغ ہمارے دلوں میں ہمیشہ روشن رہیں۔ ہم خلافت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہیں۔ ہمارے دل نور ایمان کی دولت سے ہمیشہ منور رہیں۔ ہمارے دامن روحانی خزائن کو سمیٹنے کے لئے وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جائیں اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم ان روحانی لعل بیش قیمت خزائن کی بہترین حفاظت کرنے والے ہوں۔

خدا کرے! خلیفہ وقت کی بابرکت قیادت میں یہ مجمع ہر سال بڑھے اور بڑھتا چلا جائے اور اہل ربوہ جو آپکے میزبان ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں زیادہ سے زیادہ برکت دے اور یہ میزبان آپ کی خدمت کے لئے ہمیشہ پورے اخلاص سے کمربستہ رہیں۔ آمین

# دُعائے مغفرت

۱۔ میرے ابا جان چوہدری بشیر احمد صاحب آف محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ تین ماہ بیمار رہ کر مورخہ ۲۲ر نومبر کو صبح ۳ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لے جایا گیا جہاں دوسرے دن بروز جمعہ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آپ کے درجات بلند کرے۔ ہماری والدہ اور ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(امۃ الباسط محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ)

۲۔ خاکسار کی حقیقی خالہ مکرمہ بیگم بی بی صاحبہ بیوہ زوجہ نظام دین صاحب مرحوم مورخہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو بوقت عشاء اپنے آبائی گاؤں پنڈی بھاگو میں وفات پاگئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپکی عمر ۸۵ سال تھی۔ آپ چند دن ہوئے اپنے بھتیجے چوہدری محمد اعظم صاحب جو ہندوستان کی قید سے رہا ہو کر آئے تھے اُن کو ملنے کے لئے گئی تھیں۔ آپ وہاں اچانک بیمار ہو گئیں اور علاج و معالجہ کے باوجود جانبر نہ ہو سکیں۔ آپکی میت اُسی رات رائے پور لائی گئی جہاں پر آپکا گھر ہے۔ آپ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ کا جنازہ مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب حق معلم وقف جدید نے پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر مکرم ڈاکٹر صاحب نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(چوہدری محمد اسماعیل زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ رائے پور ضلع سیالکوٹ)

۳۔ میری اہلیہ بشیراں بیگم آف منڈی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ ربوہ میں چند دن بیمار رہ کر ۱۸ر دسمبر ۱۹۷۳ء بروز منگل بوقت نو بجے شام وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۹ر دسمبر کو بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ بڑی دعا گو اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت محبت رکھتی تھیں۔ بدعت و شرک سے انتہائی طور پر متنفر تھیں۔ نماز ہمیشہ اوّل وقت ادا کرتیں۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

محمد بوٹا منڈی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ

**جانوروں کا خطرناک اپھارہ**

"شفائے اپھارہ" کے ایک پیکٹ سے چند منٹوں میں جادو کی طرح غائب ہو جاتا ہے۔

قیمت: فی پیکٹ ۵/۷۵ ۔ درجن ۶/۔ دو درجن یا زائد پر ڈاک خرچ معاف

شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز رحمت بازار، گولبازار ربوہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ ماہ دسمبر کی رپورٹ کارگزاری جلد مرکز کو ارسال کر دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

# فہرست عطیہ دہندگان امداد درویشاں فنڈ

ماہ نومبر ۱۹۷۳ء میں جن اصحاب نے امداد درویشاں کے لئے جو عطیہ جات دئے ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں اسکی بہترین جزاء بخشے۔ (ناظر خدمت درویشاں)

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | محترمہ بیگم ارشد علی شیخ ایڈووکیٹ سیالکوٹ شہر | ۱۰ — ۰۰ روپے |
| ۲ | محترمہ حسین بی بی صاحبہ دختر محمد بخش صاحب لنگے ضلع گجرات | ۱۰ — ۰۰ ″ |
| ۳ | محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی ضلع ملتان | ۱۲۰ — ۰۰ ″ |
| ۴ | محترم عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہلم | ۳۰ — ۰۰ ″ |
| ۵ | محترمہ امۃ الباری نعیم صاحبہ المنیر ۲۷ اے محمد علی سوسائٹی کراچی ۸ | ۲۵ — ۰۰ ″ |
| ۶ | چوہدری برکت علی صاحب الراعی بوریوالہ ضلع ملتان | ۵ — ۰۰ ″ |
| ۷ | محترمہ بیگم صاحبہ میجر بشیر الدین صاحب لاہور | ۵۰ — ۰۰ ″ |
| ۸ | محترمہ دختر ڈاکٹر اختر محمود صاحب ″ | ۱۰ — ۰۰ ″ |
| ۹ | محترم فضل الرحمٰن صاحب سرائے نورنگ | ۱۰ — ۰۰ ″ |
| ۱۰ | ڈاکٹر عبدالمنان صاحب چنبڑ حیدرآباد سندھ | ۵ — ۰۰ ″ |
| ۱۱ | چوہدری ناصر احمد صاحب کراچی | ۴۰ — ۰۰ ″ |
| ۱۲ | محترم محمد عظیم صاحب باجوہ ماڈل ٹاؤن لاہور | ۲ — ۰۰ ″ |
| ۱۳ | محترم ضیاء اللہ صاحب مزنگ ″ | ۲۰۰ — ۰۰ ″ |
| ۱۴ | ″ چوہدری عبدالستار صاحب سمن آباد ″ | ۱ — ۰۰ ″ |
| ۱۵ | محترمہ بیگم صاحبہ کیپٹن عبدالواحد صاحب ″ | ۱۰ — ۰۰ ″ |
| ۱۶ | حلقہ رحمٰن پورہ ″ | ۱۰ — ۰۰ ″ |
| ۱۷ | چوہدری عبدالقدیر صاحب ماڈل ٹاؤن ″ | ۴۰ — ۰۰ ″ |
| ۱۸ | ″ محمد عظیم صاحب باجوہ ″ | ۱ — |
| ۱۹ | ″ محمد اسلم صاحب بنگوی کینال پارک ″ | ۱۰۰ — ۰۰ ″ |
| ۲۰ | محترمہ والدہ مفتی بشیر صاحب سول لائن ″ | ۵ — ۰۰ ″ |
| ۲۱ | ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد صاحب ″ ″ | ۲۰ — ۰۰ ″ |
| ۲۲ | محترمہ امۃ الحمید صاحبہ ″ ″ | ۵ — ۰۰ ″ |
| ۲۳ | محترم ملک عبدالحی صاحب ″ ″ | ۲۰ — ۰۰ ″ |
| ۲۴ | محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ میجر عبداللطیف صاحب لاہور چھاؤنی | ۲۰ — ۰۰ ″ |
| ۲۵ | ″ عنایت بیگم صاحبہ کراچی | ۱۰ — ۰۰ ″ |
| ۲۶ | محترم کرنل سعید احمد صاحب ″ | ۱۰۰ — ۰۰ ″ |
| ۲۷ | ″ حفیظ احمد صاحب (جینگا بنگیال) ″ | ۲ — ۵۰ ″ |
| ۲۸ | آغا محمد عبداللہ خان صاحب ″ | ۱ — ۰۰ ″ |
| ۲۹ | مرزا ہارون علی صاحب ″ | ۱۵ — ۰۰ ″ |
| ۳۰ | چوہدری عبدالوہاب صاحب ″ | ۱۰ — ۰۰ ″ |
| ۳۱ | محترم محمد یوسف صاحب مالو کے بھگت سیالکوٹ | ۴۰ — ۵۵ ″ |
| ۳۲ | ″ انجنیئر محمود مجیب صاحب اصغر حیدرآباد | ۷ — ۰۰ ″ |
| ۳۳ | ″ عطاء حسین شاہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائلپور | ۱۵۰ — ۰۰ ″ |
| ۳۴ | ″ عبدالخالق صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ | ۱۰ — ۰۰ ″ |
| ۳۵ | ″ اللہ دتہ صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ | ۱۰ — ۰۰ ″ |
| ۳۶ | ″ اسلم صاحب گلبرگ لاہور | ۵۰ — ۰۰ ″ |
| ۳۷ | محترمہ والدہ صاحبہ فرحت قدوس صاحبہ بشیر آباد | ۳۰ — ۰۰ ″ |
| ۳۸ | دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ | ۷ — ۰۰ ″ |
| ۳۹ | محترم سردار بشیر احمد صاحب دفتر تعمیر ربوہ | ۵ — ۰۰ ″ |
| ۴۰ | ″ عبدالرحمٰن صاحب محاسب جماعت احمدیہ گوٹھ فضل عمر (سندھ) | ۱۵ — ۰۰ ″ |
| ۴۱ | ″ مبارک احمد صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب کاتب ربوہ | ۵ — ۰۰ |
| ۴۲ | جماعت احمدیہ اوکاڑہ | ۲۹ — ۰۰ ″ |
| ۴۳ | محترم عنایت احمد صاحب اوکاڑہ | ۱۰ — ۰۰ ″ |

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## تعلیم القرآن کی اہمیت کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تاکیدی ارشاد

"مَیں پھر تمام جماعتوں کو تمام عہدیداران خصوصاً امراء اضلاع کو اِس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کا سیکھنا، جاننا، اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اسکی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قُربِ الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اِس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس مَیں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور پھر انہیں نبھانے کی توفیق دے اور مجھے بھی توفیق دے کہ جب تک آپ اِس بنیادی مقصد کو حاصل نہیں کر لیتے اس رنگ میں آپ کی نگرانی کرتا رہوں جس رنگ میں نگرانی کرنے کی ذمہ داری مجھ پر عائد کی گئی ہے۔"

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

احباب حضور کے اِس ارشاد کی پوری پوری تعمیل فرمائیں اسی سے جماعتی روحانی زندگی وابستہ ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

## وقفِ جدید کے بقایا جات کے ضمن میں ایک ضروری احتیاط

وقفِ جدید کا سولھواں سال ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء کو ختم ہو چکا ہے اور عنقریب اس کا حساب بند کر دیا جائے گا۔ اِس لئے اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں کہ آیا ان کا چندہ وقفِ جدید ۱۹۷۳ء سو فیصدی مرکز میں پہنچ چکا ہے یا نہیں۔

ایسے احباب یا جماعتیں جو مذکورہ سال کا بقایا جنوری ۱۹۷۴ء کے شروع میں بھجوائیں اُن سے گذارش ہے کہ وضاحت کے ساتھ یہ ذکر کر دیں کہ یہ نئے سال کا چندہ نہیں بلکہ گذشتہ سال کی بقیہ وصولی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

## احمدی بچّوں اور بچّیوں کا دِل پسند ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

یہ رسالہ ابتداءً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۰۶ء میں جاری فرمایا تھا اور اب یہ مجلسِ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیرِ نگرانی احمدی بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور دن بدن مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔

تشحیذ الاذہان میں آپ کیا پائیں گے؟ • قرآنِ پاک اور احادیث میں سے پیارے پیارے پُر حکمت کلمات • حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے رُوح پرور ملفوظات • بزرگوں اور دیگر بڑی شخصیتوں کے زرّیں اقوال • اسلام اور احمدیت سے واقفیّت پیدا کرنیوالے عمدہ مضامین • اچھی اچھی دلوں کو لبھانے والی نظمیں • بلند اخلاق پیدا کرنیوالے مفید تربیتی مضامین • نصیحت آموز دلچسپ کہانیاں اور تاریخی واقعات • مفید و دلچسپ علمی و سائنسی معلومات • دماغی ورزشیں اور بے اختیار ہنسا دینے والے لطائف — اور ان سب کے علاوہ دیگر بہت سے مفید اور بے حد دلچسپ کالم۔

سال بھر کے رسالوں کی کُل قیمت صرف ۶ روپے

**جُملہ خط و کتابت بنام مینجر رسالہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ**

## محترم محمد زمان خان صاحب آف بالاکوٹ ضلع ہزارہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

(محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد)

محترم محمد زمان خان صاحب بالاکوٹ کے خوانین طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی عمر ۷۴ سال کے قریب تھی۔ ۱۹۲۳ء-۱۹۲۴ء میں محترم مولوی عبدالرؤف صاحب مرحوم آف بھگلہ کی تبلیغ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین میں شامل ہوئے۔ آپ کے احمدیت قبول کرتے ہی آپ کے ہم جد لوگ آپ کے سخت مخالف ہو گئے اور وہ مخالفت اِس وقت تک چلی آ رہی ہے۔ آپ نے ہمیشہ شجاعت اور استقامت کا ثبوت دیا۔ پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار اور مہمان نواز تھے۔ صاحبِ علم احمدی احباب کو لمبے عرصہ تک اپنے ہاں ٹھہرانے اور آرام پہنچانے کا اہتمام کرتے۔ اپنے مکان کے ساتھ اپنی ہمت سے ایک مختصر سی مسجد بھی بنا لی تھی جو دوسری مسجد بننے تک جامع مسجد رہی۔ جماعتِ احمدیہ بالاکوٹ کے پریذیڈنٹ بھی رہے۔ جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء سے چند روز قبل فالج کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا اور ۲ جنوری ۱۹۷۴ء کو دارِ فانی عالمِ بقا کی طرف کُوچ کر گئے۔ ۳ جنوری ۱۹۷۴ء کو بمقام بالاکوٹ تدفین عمل میں آئی۔ بالاکوٹ کی جماعت کے علاوہ مانسہرہ اور ایبٹ آباد کے احباب بھی نمازِ جنازہ میں شامل ہوئے۔ نمازِ جنازہ خاکسار نے پڑھائی۔ آپ نے اپنے پیچھے ۲ لڑکے (محمد سعید خان صاحب۔ محمد ارشد خان صاحب) تین لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑے ہیں۔ لڑکے مخلص احمدی ہیں۔ محمد ارشد خان صاحب ربوہ میں تعلیم بھی حاصل کرتے رہے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خان صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنّت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے اور ان کے پسماندگان کو اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازے اور جماعت سے وابستگی کی توفیق دے۔ آمین

## امراء و صدر صاحبان سے گذارش

عہدیداران انصاراللہ کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء کو ختم ہو چکی ہے۔ اِس سے قبل بھی عہدیداران کے سہ سالہ انتخاب کے لئے "الفضل" میں اعلان شائع کر دیا گیا ہے۔ نیز مطبوعہ چٹھیاں بھی آپ حضرات کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہیں۔ بطور یاد دہانی گذارش ہے کہ جن مجالس نے ابھی تک انتخاب کروا کر رپورٹ مرکز میں نہیں بھجوائی وہ ازراہِ کرم آئندہ تین سال کے لئے زعماء/زعماء اعلیٰ انصاراللہ کا انتخاب فوری طور پر کروا کر رپورٹ مرکز میں بھجوا دیں تا انصاراللہ کے کام کو شروع سال سے ہی نئے عہدیدار انجام دے سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

## اعلانِ نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم ملک نسیم احمد عاصم ابن ملک محمد ابراہیم صاحب ساکن پیرو چک ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ شاہدہ ملک بنت مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ خان صاحب ولد محترم ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب نوشہروی بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر ۲۹ دسمبر ۱۹۷۳ء کو ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(ملک محمد نعیم طارق ملک کریانہ اینڈ جنرل سٹور۔ رحمت بازار ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴